REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ
۳ شعبان ۱۳۸۰ھ
فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ | ۲۱ صلح ۱۳۴۰ ہش | ۲۱ جنوری ۱۹۶۱ء | نمبر ۱۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۰ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل شام کو حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ آج صبح بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ نسبتاً بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ حضور کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

جرمن صنعت کاروں کی طرف سے پاکستان میں کارخانے لگانے کی پیشکش

پندرہ کروڑ مارک جرمن قرضے کے استعمال کے بارے میں بات چیت شروع ہو گئی

بون ۱۹ جنوری۔ صدر محمد ایوب خان نے کل مغربی جرمنی کے صنعتی مرکز روہر میں تین کارخانوں کا معائنہ کیا۔ اس موقعہ پر اس صنعتی علاقہ میں فولاد کے کارخانوں کے ڈائرکٹر جنرل نے صدر کا خیر مقدم کرتے ہوئے پاکستان میں فولاد کی صنعت قائم کرنے میں امداد کی پیشکش کی۔ ڈائرکٹر جنرل نے پاکستان کے چار انجینئروں کو ایک سال کے لئے فولاد کے کارخانوں میں تربیت دینے کی بھی پیشکش کی۔ ایجنسی فرانس پریس کی اطلاع کے مطابق صدر پاکستان نے ان دونوں پیش کشوں کو قبول کر لیا

سہ پہر کو صدر ایوب ڈسل ڈورف پہنچے۔ جہاں شمالی رائن ویسٹ فیلیا کے صوبہ کے حذیر اعظم نے ان کا خیر مقدم کیا۔ وزیر اعظم نے رات کو صدر پاکستان کے اعزاز میں ڈنر دیا ڈسل ڈورف میں ۴ گھنٹے کے قیام کے بعد رات کو ہمبرگ۔ بینوور اور میونخ روانہ ہو گئے۔ آپ آج صبح ہمبرگ پہنچیں گے۔ جہاں آپ سمی سینٹ کا معائنہ کریں گے۔

دوران اثناء صدر کے ہمراہ جانے والے پاکستان کے افسروں نے خاص منصوبوں کے بارے میں حکومت مغربی جرمنی کے حکام سے اپنی بات چیت جاری رکھی۔ ان خاص منصوبوں پر مغربی جرمنی کے ۱۵ کروڑ مارک کے قرضہ سے عمل کیا جائے گا۔ حکومت مغربی جرمنی نے اس سے پہلے ۴ کروڑ جرمن مارک کا قرضہ دیا تھا یہ قرضہ اس کے علاوہ ہوگا۔

مغربی جرمنی مزید امداد دے گا

بون ۲۰ جنوری۔ صدر ایوب نے کل ایک پریس کانفرنس میں کہا حکومت مغربی جرمنی نے ہمارے دوسرے پنجسالہ منصوبے کے لئے ۱۵ کروڑ مارک قرضے کا جو وعدہ کیا ہے وہ بڑی اچھی ابتدا ہے۔ اور اس سے میں بہت خوش ہوں۔ صدر ایوب نے یقین ظاہر کیا کہ اس رقم میں بعد ازاں اضافہ ہوگا۔ صدر ایوب نے توقع ظاہر کی کہ سرکاری امداد کے علاوہ مغربی جرمنی کی پرائیویٹ فرمیں بھی پاکستان میں سرمایہ لگائیں گی۔

ایران میں عام انتخابات کے تازہ ترین صوبائی نتائج

تہران ۲۰ جنوری۔ ایران کے عام انتخابات کے تازہ ترین صوبائی نتائج کے مطابق ملیون (قوم پرست) پارٹی نے ۱۹ نشستیں۔ مردم (عوامی) پارٹی نے آٹھ اور آزاد امیدواروں نے چار نشستیں حاصل کیں۔ ملیوں کی قیادت سابق وزیر اعظم مسٹر منوچہر اقبال اور مردم پارٹی کی قیادت شاہ کے ایک قریبی ساتھی سینیٹر یحییٰ عدل کر رہے ہیں

تہران کی نو ارکان پر مشتمل انتخابی کونسل تہران شہر کے لئے انتخابی پروگرام تیار کر رہی ہے۔ تہران شہر سے آئندہ پندرہ دن کے اندر مجلس کے پندرہ نمائندوں کا انتخاب عمل میں لایا جائے گا۔ توقع ہے عام انتخابات وسط فروری تک ختم ہو جائیں گے

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت کیلئے دعا کی تحریک

ربوہ ۲۰ جنوری۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ ضعف میں تو پرسوں کی نسبت کچھ کمی ہے لیکن گردے کی تکلیف کا حال پہلے جیسی ہی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں تیسرے آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے پہلے روز ۱۶ میچ کھیلے گئے

ملک کی متعدد نامور ٹیموں کے درمیان جان توڑ مقابلوں میں اعلیٰ کھیل کا شاندار مظاہرہ

ربوہ ۲۰ جنوری۔ کل یہاں تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام تیسرے آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ (جس میں ملک بھر کی دو درجن سے زائد ٹیمیں شرکت کر رہی ہیں) کے پہلے روز مجموعی طور پر ۱۶ میچ کھیلے گئے۔ چھ کلب سیکشن میں آٹھ کالج سیکشن میں اور دو سکول سیکشن میں۔ بالخصوص کلب سیکشن میں جو میچ ہوئے ان میں ملک کی نامور ٹیمیں مثلاً برادرز کلب لاہور۔ پاکستان ریلوے کلب لاہور۔ ویسٹ پاکستان پولیس لاہور۔ کریسنٹ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ دہی۔ ٹی (آئی) سیالکوٹ۔ ڈائی ایم سی اے کلب لاہور اور بسنٹ سپورٹس کلب کراچی کی ٹیمیں ایک دوسرے کے مقابل تھیں خاص طور پر ریلوے اور ٹی۔ آئی کے درمیان نیز سی ٹی آئی اور برادرز کے درمیان جو میچ ہوئے وہ دونوں ہی بہت معرکے کے میچ تھے۔ ان جان توڑ مقابلوں میں مقابل کی سب ٹیموں نے انتہائی گرم جوشی سے کام لیتے ہوئے نہایت شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا اور اس طرح بہت . . . . . اعلیٰ معیار کا کھیل دیکھنے میں آیا۔ اول الذکر مقابلے میں میدان ریلوے کے ہاتھ رہا۔ اور موخر الذکر مقابلے میں سی۔ ٹی آئی ونر قرار پایا۔

جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے اس شاندار ٹورنامنٹ کا افتتاح کل صبح اپنی روایتی شان و شوکت کے ساتھ عمل میں آیا تھا۔ نہ صرف یہ کہ امسال ٹورنامنٹ میں ملک بھر کی دو درجن سے زائد ٹیمیں شریک ہیں بلکہ اسے اور امتیاز بھی حاصل ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس موقعہ پر سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی ایشن کی طرف سے ریفریز کا امتحان بھی منعقد ہو رہا ہے۔ چنانچہ اس غرض کے پیش نظر ایسوسی ایشن کی سلیکشن کمیٹی کے ارکان اور بعض معزز بھی تشریف لائے ہوئے ہیں ٹورنامنٹ کا افتتاح کل صبح نو بجے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کے تشریف لانے پر کٹ سے تیار کی ہوئی نئی پختہ کورٹ پر عمل میں آیا۔ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے پہلے جملہ کھلاڑیوں اور حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا عام طور پر یہ دستور ہے کہ ٹورنامنٹ کا افتتاح کسی ایسے شخص سے کرایا جاتا ہے جو اس کھیل سے نابلد ہوتا ہے۔ سو گویا دیکھا جائے تو یہ عزت ایک ایسے شخص کے حصہ میں آتی ہے جو کھیل سے ناواقف ہونے کے باعث اس کا استحقاق نہیں رکھتا کیونکہ ہم یہ عزت آدمی ...

(باقی صفحہ ...)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۱ جنوری ۶۱ء

رنگ ونسل کا امتیاز

آج دنیا میں امریکہ سب سے زیادہ دولت مند ملک ہے اور جہاں تک دنیوی ترقیوں کا معاملہ ہے کوئی دوسرا ملک اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس لحاظ سے اس سے کم درجہ پر شاید روس ہی ہے باقی تمام یورپین ممالک تک جن میں برطانیہ اور فرانس ایسے سامراجی ممالک بھی شامل ہیں۔ امریکہ کے سامنے کوئی وقعت نہیں رکھتے اور یہ کہنا بجا ہے کہ امریکہ کے مقابلہ میں دولت مادی قوت اور سائنسی ترقی کے لحاظ سے برطانیہ وغیرہ ممالک بھی پسماندہ ہی کہلا سکتے ہیں۔ صرف علوم و فنون اور سائنس ہی میں امریکہ سب دنیا کے ممالک سے بہت آگے نہیں بلکہ تجارت میں بھی اس کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ معاشرہ کا معیار بھی سب سے بلند امریکہ ہی کا کہا جا سکتا ہے۔ شہریت میں بھی وہ ترقی یافتہ ہے اور آزاد خیالی میں بھی امریکی اپنے آپ کو موجودہ دنیا کا راہبر سمجھتے ہیں۔

تہذیب میں اس قدر ترقی یافتہ ہونے کے باوجود یہ کتنی حیرت ناک بات ہے کہ اس ملک کے سفید فام باشندے ابھی تک اتنی تہذیب بھی پیدا نہیں کر سکے کہ وہ سب انسانوں کو بلا امتیاز رنگ ونسل مساوی مان لیں۔ چنانچہ آئے دن امریکہ سے حبشیوں پر ظلم وستم کی داستانیں اخبارات میں چھپتی رہتی ہیں۔ ایک تازہ واقعہ ذیل کی خبر میں بیان کیا گیا ہے:-

"امریکہ کی ایک جنوبی ریاست ٹینیسی (TENNESSE) کے ایک گاؤں سمرویل میں سفید فام زمینداروں نے تقریباً ستر حبشی مزارعین کو جنہوں نے امریکہ سول وار (۱۸۶۲) سے لیکر آج تک زمین کاشت کی ہے بے دخل کر دیا ہے ان کے خلاف سفید فام زمینداروں کو شکایت یہ ہے کہ انہوں نے گذشتہ صدارتی اور دیگر مقامی انتخابات میں شریک ہونے کے لئے اپنے آپ کو رجسٹر کیوں کروایا تھا۔ بے دخلی کے بعد حبشی مزارعین نے ہتھیار نہیں ڈالے۔ دوسری ریاستوں کی طرف ہجرت نہیں کی۔ بلکہ سمرویل کے باہر خیمے نصب کرکے ایک گاؤں کی بنیاد رکھی ہے جسے ان حبشی مزارعین نے "آزاد نگر" کا نام دیا ہے۔ سردیوں کے موسم میں جہاں ہوا شمشیر کی مانند تیز ہے" بارش پڑتی ہے۔ لیکن یہ حبشی مزارعین جن کے آباؤ اجداد نے ۱۸۶۲ سے لے کر آج تک ووٹ دینے کی جرأت نہیں کی۔ خیموں کے اس گاؤں میں رہنے پر مصر ہیں اور کھلے بندوں کہہ رہے ہیں کہ موسم کے کھلتے ہی وہ کہیں کہیں ملازمت اختیار کرینگے لیکن ووٹ دینے کے حق سے دستبردار نہیں ہوں گے۔ آزاد نگر میں پانی کا کوئی انتظام نہیں۔ یہ حبشی مزارعین پانی حاصل کرنے کے لئے تقریباً چار میل کا سفر صبح وشام طے کرتے ہیں۔ سیاح آزاد نگر کو دیکھنے کے لئے امریکہ کے تمام کونوں سے آتے ہیں۔ لیکن گاؤں کے باہر انہوں نے "بغیر اجازت داخلہ منع ہے" کا نوٹس لگا رکھا ہے۔ گذشتہ ہفتہ میں مقامی سفید فام زمینداروں کے ایجنٹوں نے دو مرتبہ آزاد نگر کے باشندوں پر فائرنگ کی۔ جس سے ایک حبشی زخمی ہو گیا اس سے آزاد نگر کے باشندوں پر خوف وہراس تو ضرور طاری ہے لیکن ان کے عزم مصمم میں تبدیلی نہیں آئی۔"

(نوائے وقت ۱۸ جنوری ۶۱ء)

اس سے معلوم ہوگا کہ حبشیوں کا صرف اتنا قصور ہے کہ انہوں نے انتخابات میں شریک ہونے کے لئے اپنے آپ کو رجسٹر کروایا تھا۔ یعنی سفید فام باشندے حبشیوں کو وہ شہری حقوق بھی نہیں دینا چاہتے جو امریکہ کے قانون کے مطابق ان کو حاصل ہیں اور اس کی سزا ان کو یہ دی گئی ہے کہ ان سے اراضی چھین لی گئی ہے اور ان کو بے کار کر دیا گیا ہے گویا سفید فام چاہتے ہیں کہ حبشی مویشیوں کی طرح رہیں اور کوئی انسانی حقوق ان کو حاصل نہ ہوں۔ لطف یہ ہے کہ یہ سفید فام اپنے آپکو عیسائی کہتے ہیں اور حبشی بھی عیسائی ہیں یہی معاملہ جنوبی افریقہ کے چند لاکھ سفید فام باشندے خود ان کے ملک میں افریقیوں سے کر رہے ہیں۔ وہ بھی افریقہ کے اصل باشندوں کو جو اکثریت میں ہیں کوئی شہری حق دینے کے لئے تیار نہیں ہیں بلکہ یہاں تو خود حکومت ہی اس امتیاز کو قائم رکھنا چاہتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب خود امریکہ میں حبشیوں کے ساتھ ایسا سلوک کیا جاتا ہے۔ تو امریکہ کس منہ سے انجمن اقوام متحدہ میں جنوبی افریقہ کے افریقیوں کی طرفداری کر سکتا ہے۔ تقریباً یہی سلوک آسٹریلیا میں سفید فام وہاں کے اصل باشندوں سے کر رہے ہیں۔ بلکہ وہاں تو اب اصل باشندوں کا صرف نام ونشان ہی باقی رہ گیا ہو تو ہو ورنہ سارے ملک پر سفید فام ہی قابض ہیں۔ اور تمام سفید و سیاہ کے وہی مالک ہیں اور حالانکہ وسعت کے لحاظ سے ملک آبادی کی نسبت بہت بڑا ہے کسی ایشیائی یا افریقی کو وہاں آباد ہونے کی اجازت نہیں۔

یہ مرض بہت پرانا ہے اور ایشیا کی بعض اقوام بھی رنگ ونسل کے امتیاز کو ابھی تک قائم رکھے ہوئے ہیں۔ چنانچہ بھارت میں تو براہمنزم کی بنیاد ہی اسی امتیاز پر استوار کی گئی ہے۔ براہمنزم نے ورن آشرم کا ادارہ قائم کرکے ہمیشہ کیلئے ہندوستانیوں کو چار جاتیوں میں تقسیم کر دیا ہوا ہے۔ تین ذاتیں تو اونچی کہلاتی ہیں۔ اور ایک جاتی شودر پست ترین سمجھی جاتی ہے اور یہ امتیاز اس حد تک بڑھ گیا ہوا ہے کہ آخر الذکر ذات کے لوگ ان دیوتاؤں کی پوجا بھی نہیں کر سکتے جنکی پوجا اونچ جاتی اپنے لئے مخصوص سمجھتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ بھارت کے یہ پست ترین لوگ بھی دراصل ملک کے اصل باشندے ہیں جن کو فتحیاب آریوں نے رنگ ونسل کے امتیاز کا شکار بنا رکھا ہے۔

براہمنزم نے اس امتیاز کو مذہبی سہارا دیکر نہایت مستحکم کر دیا ہوا ہے۔ اور آج بھی جبکہ ملک کا قانون ذات پات کے خلاف ہے یہ امتیاز ویسے کا ویسا ہی قائم ہے۔ اور شودروں کے خلاف، اونچ جاتی کے منافرانہ جذبات ابھی تک نہایت گہرے ہیں اور یقین نہیں کہ یہ دلوں سے کبھی نکالے جا سکیں گے۔ بھارت کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کبھی بڑے بڑے مصلح پیدا ہوتے ہیں جو اس امتیاز کو مٹانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ مگر آج تک اس کا استیصال نہیں ہو سکا بھارت کی موجودہ حکومت بھی کوشش کرتی ہے مگر اس کو بھی بہت ہی کم کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اونچ جاتی معاشرہ میں اچھوتوں کو کوئی جگہ دینے کے لئے تیار نہیں۔

دنیا کا کوئی حقیقی مذہب ایسا نہیں ہے۔ جو اس امتیاز کی حمایت کرتا ہو۔ تاہم اسلام نے جس واضح انداز سے رنگ و نسل کے امتیاز کا قلع قمع کیا ہے وہ واقعی مثالی اور حیرت انگیز ہے۔ دنیا میں صرف مسلمان ہی ایک ایسی قوم ہے جس میں ایسے امتیازات کا نام ونشان موجود نہیں۔ حالانکہ اسلام نے پہلے پہل جس قوم میں ظہور کیا تھا وہ بھی اپنی نسلی فوقیت پر بڑی مغرور تھی اور دوسری نسل کے انسانوں کو اس نفرت کی نگاہ سے دیکھتی تھی جس طرح اونچ جاتی شودروں کو دیکھتے ہیں تاہم اسلام نے ان کو حقیقت کی ایسی شراب طہور پلائی کہ ایک حبشی غلام اور ایک قریش سردار میں کوئی فرق نہ رہا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض مسلمان قومیں آج بھی اپنے آپ کو اونچا سمجھتی ہیں لیکن یہ امتیاز صرف زبان تک ہی رہ گیا ہے جہاں تک اسلامی معاشرہ کا تعلق ہے اس امتیاز کو بہت کم دخل ہے۔ بے شک جاہلی عصبیت کہیں کہیں مسلمانوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ لیکن یہاں یہ استثنائی حیثیت رکھتی ہے۔ ورنہ عام حالت یہی ہے کہ گورے کالے۔ سرخ وسفید رنگ ونسل کا کوئی امتیاز نہیں۔

یہ درست ہے کہ انجمن اقوام متحدہ نے انسانی حقوق کو یکساں بنانے اور تمام انسانوں میں کامل مساوات قائم کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی ہوئی ہے۔ اور دنیا نے اسلام کے اس اصول کو تسلیم کر لیا ہے کہ سب انسان ابتدائی انسانی حقوق میں برابر ہیں لیکن عملی لحاظ سے ابھی مہذب ترین ممالک بھی اسکو جامۂ عمل نہیں پہنا سکے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسا صرف اسی وقت ہو سکیگا جب دنیا اسلامی اصولوں کو بطور ایک دین کے اختیار کریگی۔

دین اسلام نے یہی نہیں کیا کہ رنگ ونسل کے امتیازات ختم کر دئے ہیں بلکہ اسنے اس سے بھی آگے بڑھکر ہر قسم کے امتیازات کا قلع وقمع کیا ہے اور صرف تقویٰ کو انسانی شرف کا معیار بنا کر چھوٹے بڑے اعلیٰ ادنیٰ۔ آقا غلام وغیرہ تمام قسم کے امتیازات کی نفی کر دی ہے اور لا اکراہ فی الدین کا مزید درخشندہ اصول واضح کرکے مذہبی امتیازات کا بھی نام ونشان مٹا دیا ہے اگر مسلمان بین الفرق اس آخر الذکر اصول کو اختیار کرلیں تو ان میں تمام اندرونی تنازعات تلخ صورت اختیار کرنے

بقیہ ص ۸

قافلۂ قادیان کی روئیداد سفر

دیارِ حبیب میں تین روز

الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

(۲)

دعاؤں اور ذکر الٰہی کا ذوق و شوق

قافلۂ قادیان نے یہ مقدس سفر صرف دعاؤں ذکر الٰہی اور شعائر اللہ کی زیارت کے لئے اختیار کیا تھا۔ ممبران قافلہ نے اس مقصد کو ہر وقت پیش نظر رکھا۔ چنانچہ دار المسیح قادیان میں پہونچتے ہی بہت سے اصحاب جن میں متعدد ضعیف العمر بزرگ بھی شامل تھے۔ پورے دن کے سفر کی کوفت اور تکان کے باوجود سب سے پہلے اس مقدس اور بابرکت مسجد میں نوافل کی ادائیگی کے لئے جا حاضر ہوئے۔ جہاں پر سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ اور جو مسجد مبارک کے نام سے موسوم ہے۔ اور جن اصحاب کو وہاں پہونچتے ہی بیت الدعاء میں جا کر نوافل ادا کرنے اور دعائیں کرنے کا موقعہ میسر آ گیا۔ وہ تو اپنی خوش بختی پر بجا طور پر نازاں تھے۔ الغرض وہاں جاتے ہی۔ احباب شعائر اللہ کی زیارت کرنے اور دعاؤں میں مصروف ہو گئے۔ انہوں نے اس امر کی پرواہ نہ کی۔ کہ ان کا سامان بحفاظت پہنچ چکا ہے یا نہیں یا یہ کہ ان کی رہائش کا انتظام کس جگہ کیا گیا ہے۔ یا کھانے کا کیا انتظام ہے؟ انہوں نے ان سب امور کو نظر انداز کر دیا۔ اور وہ عاشقانہ انداز میں ان مقدس مقامات کی زیارت کے لئے کشاں کشاں جا رہے تھے جو قادیان کی روحانی برکتوں کی جان ہیں۔ گو ان کے جسم سفر کی کوفت کی وجہ سے مضمحل تھے۔ لیکن ان کی روحوں پر اور ان کے قلوب پر اضمحلال کا مطلقاً اثر نہ تھا۔ اور اثر ہوتا بھی کیوں جبکہ دیارِ حبیب کی گلیوں کی ایک ایک اینٹ انہیں خدا تعالےٰ کے حضور جھکنے اور اس سے اسلام اور احمدیت کی سربلندی کے لئے انتہائی سوز و گداز کے ساتھ دعائیں کرنے کی دعوت دے رہی تھی۔

نوافل کی ادائیگی کھانا کھانے اور دیگر حوائج ضروریہ سے فارغ ہونے کے بعد پھر ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ جیسے برسوں کے بچھڑے ہوئے دوست آپس میں مل رہے ہیں۔ یہ تو تھی رات کے ابتدائی اور درمیانی حصہ کی کیفیت۔ اس کے تھوڑی دیر بعد ہی مسجد مبارک میں باجماعت نماز تہجد شروع ہو گئی اور اہل وفائے قادیان جن میں ممبران قافلہ کے علاوہ درویشان کرام اور ہندوستان کے طول و عرض سے آئے ہوئے احمدی احباب بھی شامل تھے جوق در جوق والہانہ اور عاشقانہ انداز میں مسجد مبارک میں جمع ہونے شروع ہو گئے پرسوز دعاؤں التجاؤں اور مناجاتوں کا وہ اجتماعی سلسلہ شروع ہو گیا جو جلسہ کے ان ایام کی سب سے بڑی بابرکت اور سب سے نمایاں خصوصیت تھی۔ ہر احمدی اس یقین سے معمور تھا کہ یہ دعائیں اور مناجاتیں انشاء اللہ جلد یا بدیر ضرور اپنا عظیم الشان اور ہمہ گیر اثر دکھلا کر رہیں گی۔ نماز تہجد۔ نماز فجر اور درس کے بعد مقبرہ بہشتی جانے والی سڑک پر عاشقان احمدیت کا ایک تانتا لگ گیا۔ یہ نظارہ قبل از تقسیم کے جلسہ سالانہ کی یاد کو تازہ کر رہا تھا۔ احباب گروہ در گروہ اپنے آقا اور اپنے حبیب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مقدس پر حاضر ہو رہے تھے۔ اور بڑی رقت اور سوز کے ساتھ دعاؤں میں مصروف تھے مقبرہ بہشتی کے علاوہ دیگر مقامات مقدسہ مثلاً مسجد اقصےٰ۔ منارۃ المسیح اور دارِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی جلسہ کے اوقات کے علاوہ قریباً ہر وقت ہی زائرین کی آماجگاہ بنے رہے۔

مہمانوں کی رہائش کے انتظامات

جیسا کہ ایک گزشتہ مضمون میں عرض کیا جا چکا ہے۔ درویشان کرام نے نہایت اخلاص محنت اور جانفشانی کے ساتھ اہل قافلہ کی مہمان نوازی کا حق ادا کیا۔ اور انہیں آرام و سہولت بہم پہنچانے کی اپنی طرف سے پوری کوشش کی جزاھم اللہ احسن الجزاء

اجتماعی رنگ میں مہمانوں کے قیام کا حسب سابق امسال بھی مدرسہ احمدیہ اور اس کے بورڈنگ میں انتظام کیا گیا تھا۔ کمروں کا ایک حصہ پاکستان سے جانے والے مہمانوں کے لئے اور ایک حصہ ہندوستان سے تشریف لانے والے احباب کے لئے مخصوص تھا جو دوست مع اہل و عیال تشریف لائے ان کی رہائش کے لئے درویشوں کے مختلف مکانات کے علاوہ مرزا گل محمد صاحب مرحوم کے دیوان خانہ میں (جہاں آجکل نصرت گرلز سکول ہے) انتظام کیا گیا تھا۔ قافلہ کے بہت سے ارکان اپنے اپنے عزیزوں اور دوستوں کے ہاں بھی ٹھہرے۔ دارِ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک بڑے حصہ میں بھی مہمانوں کی رہائش کا انتظام کیا گیا تھا۔ تاکہ احباب ان مبارک اور مقدس مقامات کی برکات سے زیادہ سے زیادہ متمتع ہو سکیں۔

جلسہ سالانہ کی عظمت

قافلہ کے قادیان جانے کی ایک اہم اور خاص غرض اس مقدس سالانہ جلسہ میں شرکت تھی۔ جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھی۔ جسے حضور نے ایک بہت بڑا نشان الٰہی قرار دیا۔ اور جس کی روحانی برکات کو ہر احمدی محسوس کرتا ہے۔ قادیان کا سالانہ جلسہ اپنی بعض خصوصیات کی وجہ سے یقیناً ایک منفرد اور نرالی شان رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روئے زمین کا ہر احمدی اس جلسہ میں شامل ہونے کی تڑپ اور تمنا رکھتا ہے۔ اور جو احمدی اس میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ وہ یقیناً اپنے آپ کو خوش قسمت تصور کرتے ہیں:

ہندوستان کے طول و عرض سے تشریف لانے والے احباب

اس جلسہ میں شمولیت کے لئے پاکستان اور دیگر بیرونی ممالک کے علاوہ خود ہندوستان کے طول و عرض سے بھی کثرت کے ساتھ احمدی دوست تشریف لائے ہوئے تھے ان دوستوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت سید وزارت حسین صاحب بھی شامل تھے۔ جو صوبہ بہار سے اپنے دو لائق اور ہونہار فرزندوں یعنے ڈاکٹر سید اختر احمد صاحب اورینوی پروفیسر پٹنہ کالج اور سید فضل احمد صاحب ایس پی کے ہمراہ تشریف لائے۔ کلکتہ سے سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی اور چنتہ کنٹہ (متعلق ریاست حیدر آباد دکن) سے سیٹھ معین الدین صاحب بھی دیگر متعدد احمدی دوستوں کے ہمراہ آئے ہوئے تھے۔ علاوہ ازیں بمبئی۔ بنگال۔ بہار۔ اڑیسہ۔ آندھرا۔ میسورہ کیرالہ۔ یوپی۔ سی پی جموں کشمیر اور پونچھ سے بھی سینکڑوں کی تعداد میں احمدی احباب اپنی اپنی جماعتوں کے امراء پریذیڈنٹوں اور دیگر عہدہ داروں کے ہمراہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ جو احمدی علماء اور مبلغین ہندوستان کے مختلف علاقوں میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ وہ بھی اس مقدس جلسہ میں شرکت کرنے کے لئے اپنے روحانی مرکز میں آئے ہوئے تھے۔ مثلاً مولانا شریف احمد صاحب امینی مدارس سے۔ مولانا محمد سلیم صاحب فاضل دہلی سے۔ مولانا بشیر احمد صاحب کلکتہ سے۔ اور مولانا

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نابینائی کی دو قسمیں

"نابینائی کی ۲ قسمیں ہیں۔ ایک آنکھ کی نابینائی اور دوسری دل کی۔ آنکھوں کی نابینائی کا اثر ایمان پر کچھ نہیں ہوتا۔ مگر دل کی نابینائی کا اثر ایمان پر پڑتا ہے۔ اس لئے یہ ضروری اور بہت ضروری ہے کہ ہر ایک شخص اللہ تعالےٰ سے پورے تذلل اور انکسار کے ساتھ ہر وقت دعا مانگتا رہے کہ وہ اسے سچی معرفت اور حقیقی بصیرت اور بینائی عطا کرے اور شیطان کے وساوس سے محفوظ رکھے"۔ (ملفوظات ص۵۱)

سمیع اللہ صاحب بمبئی سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ آئرلینڈ کے ایک سعید الفطرت نومسلم مسٹر وسیم ظفر احمد بھی اس جلسہ میں شامل ہوئے یہ نوجوان ان دنوں ہندوستان میں مقیم ہیں اور یہیں انہیں مسلمان اور احمدی ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔

جلسہ کی مختصر روئداد

مؤرخہ ۱۶ دسمبر کی صبح کو جماعت احمدیہ کا یہ انہترواں جلسہ سالانہ اپنی روایتی شان سے ایک لمبی اور پُرسوز اجتماعی دعا کے ساتھ شروع ہوا۔ یہ جلسہ گذشتہ سالوں کی طرح اس دفعہ بھی محلہ باب الانوار کے اس وسیع احاطہ میں منعقد ہوا جس میں پارٹیشن سے قبل احمدی خواتین کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا کرتا تھا۔

صبح سوا دس بجے جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا۔ جس کے بعد سٹیج کی بائیں جانب حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت قادیان نے اللہ اکبر، اسلام زندہ باد، رسول عربیؐ زندہ باد، حضرت مسیح موعودؑ زندہ باد اور حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعروں کے درمیان لوائے احمدیتؐ لہرایا (جلسہ کے تینوں دن یہ لہراتا رہا اور خدام و انصار اس کا پہرہ دیتے رہے) بعد ازاں آپ نے ایک مختصر تقریر فرمائی اور افتتاحی دعا کے ساتھ جلسہ کا افتتاح فرمایا۔

حضرت اقدس اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے پیغامات

افتتاح کے بعد پاکستانی قافلہ کے امیر محترم حافظ عبدالسلام صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ بصیرت افروز اور روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور نے اس جلسہ کے لئے ارسال فرمایا تھا اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کا تحریر فرمودہ ایمان افروز پیغام پڑھا۔ یہ دونوں پیغام سامعین نے کن جذبات و احساسات کے ساتھ سنے؟ اسے لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ پیغامات کا ہر لفظ دل کی گہرائیوں میں اترتا جا رہا تھا۔ ایمان اور معرفت کو ترقی دے رہا تھا اور روحوں کو جلا بخشنے کا موجب بن رہا تھا۔ ان پیغامات نے رقّت کا ایک خاص عالم طاری کر دیا۔ جس کی وجہ سے ہر احمدی کا دل گریہ و زاری کے ساتھ دعاؤں میں مصروف تھا۔

تقاریر

ان روح پرور پیغامات کے بعد پروگرام کے مطابق تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ جس میں ہندوستان و پاکستان کے احمدی علماء اور مبلغین و مبشرین نے حصہ لیا۔

تقاریر کا پروگرام حالات اور زمانہ کے تقاضوں کے مطابق بڑی عمدگی اور جامعیت کے ساتھ مرتب کیا گیا تھا۔ پروگرام کی افادیت کا کسی قدر اندازہ مندرجہ ذیل موضوعات سے لگایا جا سکتا ہے۔ جن پر بزرگان سلسلہ، علماء اور مبلغین جماعت نے نہایت بسوط مدلل اور جامع تقاریر فرمائیں۔

اسلام میں توحید کامل کا نظریہ۔ ذکر حبیب۔ ضرورت مذہب۔ خصوصیات اسلام۔ اسلام اور اشتراکیت۔ اتحاد بین الاقوام کے متعلق اسلامی تعلیم۔ دنیا کا نجات دہندہ یعنی رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض پیشگوئیاں۔ عقیدہ حیات آخرت۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چند پیشگوئیاں۔ موعود اقوام عالم وغیرہ

غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام

ان موضوعات سے ظاہر ہے کہ ہمارے مقررین نے مشرقی پنجاب کے موجودہ ماحول میں جو اسلام اور رسول عربی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وابستگان دامن سے یکسر خالی نظر آتا ہے نہایت واضح، پُرجوش اور واشگاف انداز میں تبلیغ اسلام کا حق ادا کیا اور رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل و مناقب کو واضح کیا۔ یوں تو بھارت کے مختلف حصوں میں وقتاً فوقتاً جلسوں اور عرسوں کے موقع پر مسلمانوں کے اجتماع ہوتے ہی رہتے ہیں اور ان میں پاکستانی مسلمانوں کے قافلے بھی بڑی عقیدت و محبت کے ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ لیکن کسی اجتماع، کسی جلسہ اور کسی عرس کے موقع پر اہتمام و التزام کے ساتھ اور واضح مگر دل نشین پیرایہ میں غیر مسلموں کو دعوت اسلام پہنچانے کی کوشش نہیں کی جاتی۔

یہ شرف آج ہندوستان کے وسیع و عریض ملک میں صرف قادیان کی مقدس بستی ہی کو حاصل ہے۔ جہاں پر جماعت احمدیہؐ کے سالانہ جلسہ کے موقع پر ہر سال فضا اللہ اکبر، اسلام زندہ باد۔ اور رسول عربیؐ زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھتی ہے اور جہاں بڑے کھلے اور پُرجوش انداز میں اسلام کی مدلل تبلیغ کی جاتی ہے اور رسول عربی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اعلیٰ و ارفع شان کو غیر مسلم اصحاب پر واضح کر کے انہیں حضورؐ کی غلامی میں داخل ہونے کی دعوت دی جاتی ہے۔ اس طرح عملی طور پر یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ آج دنیا میں تبلیغ اسلام کرنے کی عزت و سعادت صرف جماعت احمدیہ ہی کے حصّہ میں آئی ہے ؎

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

(باقی)

مجلس مشاورت کا دوسرا اہم فیصلہ!

موصی احباب توجہ فرمائیں!!

نظارت بہشتی مقبرہ سے متعلق ایک اہم فیصلہ سب کمیٹی بیت المال کی تجویز پر گذشتہ مجلس مشاورت میں ہوا تھا۔ جسے صدر انجمن احمدیہ نے اپنے ریزولیوشن نمبر ۱۲۱ غ م مؤرخہ ۲۴؍۴ میں تعمیل کے لئے ریکارڈ کیا ہے۔

"جو موصی باقاعدہ طور پر اپنا چندہ ادا کرتے ہیں ان کے ناموں پر مشتمل ایک کتاب شائع کی جائے۔ جیسا کہ تحریک جدید نے انیس ۱۹ سالہ جہاد میں شامل ہونے والوں کی کتاب شائع کی ہے۔"

اس کتاب کی تیاری سے قبل اس تجویز اور فیصلہ کی اطلاع موصی احباب کو کیا جانا ازبس ضروری ہے اس لئے بذریعہ اعلان ہذا موصی احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ اپنے وصیت کے چندوں کی ادائیگی میں باقاعدگی اختیار فرمائیں۔ اور جو احباب بقایا دار ہوں وہ ۳۰ اپریل ۱۹۶۱ء تک اپنا بقایا ادا کر کے حساب صاف کر دیں۔ تاکہ ان کے اسماء باقاعدہ چندہ ادا کرنے والوں کی زیر تجویز فہرست میں آجائیں۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جن اصحاب کی طرف سے ۳۰ اپریل ۱۹۶۰ء تک کسی گذشتہ سال کے فارم اصل آمد پر ہو کر نہیں آئے گو ان کی طرف سے حصہ آمد آرہا ہو۔ صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ کی رو سے وہ بھی باقاعدہ چندہ دینے والے نہیں سمجھے جاتے بلکہ بقایا دار سمجھے جاتے ہیں۔ اس لئے جن احباب نے ابھی تک گذشتہ سالوں کے فارم اصل آمد پر نہیں کئے وہ اب پُر کر کے جلد ارسال فرمائیں تاکہ وہ اس جہت سے بھی بقایا دار نہ سمجھے جائیں۔

امراء صاحبان و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے حلقہ کے موصی احباب کو خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں اس اعلان کی جلد اطلاع کرا دیں۔

ضروری اعلان برائے عہدہ داران لجنہ اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی سالانہ رپورٹ جس میں بیرونی لجنات کی رپورٹیں بھی شامل ہیں شائع ہو گئی ہے۔ قیمت فی رپورٹ علاوہ محصول ڈاک ۲ روپے ہے۔ چند لجنات تو جلسہ سالانہ کے موقع پر یہ رپورٹ لے گئی تھیں۔ ابھی بہت سی لجنات ایسی ہیں جنہوں نے یہ رپورٹ حاصل نہیں کی۔

براہ مہربانی تمام لجنات اطلاع بھجوائیں کہ ان کو کتنی کتنی تعداد میں رپورٹ ارسال کی جائے۔ ہر لجنہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ کم از کم ایک رپورٹ ضرور اپنے ریکارڈ میں رکھے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ختم نبوت کی دائمی برکات

تقریر مکرم مولانا عبدالمالک خاں صاحب برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء

(۳)

۷۔ قرآن کریم کی ساتویں فضیلت یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کے قول کو خدا تعالےٰ کے فعل کے متوازی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر یہ خدا تعالےٰ کا کلام نہ ہوتا تو کائنات میں ایسا ظہور ہی نہ آتا جو اس میں کہا گیا ہے۔

۸۔ آٹھویں فضیلت قرآن کریم کو یہ حاصل ہے کہ اس میں شرعی اصطلاحات قائم کر کے امور روحانیہ نہایت عمدگی سے سمجھائے گئے ہیں۔

۹۔ صفات الٰہیہ کے دائرے اور ان کے متعلق تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔

۱۰۔ معاد کے متعلق جس قدر تفصیلات قرآن کریم میں پائی جاتی ہیں کسی آسمانی کتاب میں نہیں تورات باوجود اس کے کہ وہ بنی اسرائیل کے لئے کامل کتاب تھی مگر اس میں بھی یوم آخر پر اتنا زور نہیں دیا گیا جتنا قرآن مجید نے دیا ہے۔ حتیٰ کہ یہودیوں کا ایک فرقہ صدوقی خود قیامت کا ہی منکر تھا۔

خلاصہ یہ کہ حضرت خاتم الانبیاء صلعم کی بدولت جو شریعت بنی نوع انسان کو دی گئی اس کی شان حضرت بانی سلسلہ کے اس شعر سے ظاہر ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:

نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

(۲) دوسری برکت

دوسری برکت جو قومی انبیاء علیہ السلام کے ذریعہ حاصل ہوتی وہ یہ تھی کہ یعنی آنحضرت صلعم سے پیشتر جس قدر قومی نبی دنیا میں مبعوث ہوتے ان کی پیروی کرنے والے ان نبیوں کی معرفت یہ برکت حاصل کیا کرتے تھے کہ ان میں سے بعض صدیقیت کا رتبہ پاتے اور بعض شہادت کا اس کے بالمقابل ختم نبوت کی کیا برکت ہے؟ اس کی بابت خدا تعالےٰ اس موقعہ پر جہاں آنحضرت صلعم کے خاتم النبیینؐ ہونے کا ذکر فرمایا ہے اس کی برکت کو بھی بیان کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اے لوگو! ہمارا یہ رسول مقام رسالت سے بڑھ کر مقام ختم نبوت تک پہنچا ہے تو اس کی برکت بھی دیگر انبیاء کی برکات سے بڑھ گئی ہیں اور وہ یہ کہ تم کو بشارت ہو کہ تمہارے لئے ہمیشہ کے واسطے بڑا فضل مقدر کیا گیا ہے۔

حضرات! وہ کیا فضل ہے؟ اس کو خود خدا تعالےٰ نے سورہ نساء ع۹ میں بیان فرمایا ہے۔

کہ وہ بڑا فضل جو بحثیت خاتم النبیین کی برکت سے امت کو عطا کیا گیا وہ یہ ہے کہ آپ کی امت میں صدیقیت اور شہادت و صالحیت کے علاوہ مرتبہ نبوت بھی رکھا گیا ہے اور چاروں روحانی مدارج ان میں لوگوں کو عطا کئے جائیں گے جو آپؐ کی اطاعت اور پیروی کرنے والے ہوں گے یہ افاضہ روحانیہ اور قوت قدسیہ ان قومی نبیوں میں نہیں پائی جاتی تھی کہ ان کی پیروی کرنے والے ان کی وساطت سے مرتبہ نبوت کو پاتے یہ دولت صرف آنحضرت خاتم الانبیاء صلعم کو عطا کی گئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"خدا اس شخص سے پیار کرتا ہے جو اس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اس کے رسول حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو درحقیقت خاتم الانبیاء سمجھتا ہے اور اس کے فیض کا اپنے تئیں محتاج جانتا ہے۔ پس ایسا شخص خدا تعالےٰ کی جناب میں پیارا ہو جاتا ہے اور خدا کا پیار یہ ہے کہ اسکو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کو اپنے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کرتا ہے اور اس کی حمایت میں اپنے نشان ظاہر کرتا ہے اور جب اس کی پیروی کمال کو پہنچتی ہے تو ایک ظلی نبوت اس کو عطا کرتا ہے جو نبوت محمدیہ کا ظل ہے یہ اس لئے تا اسلام ایسے لوگوں کے وجود سے تازہ رہے اور تا اسلام ہمیشہ مخالفوں پر غالب رہے۔"

(چشمۂ معرفت ص۳۲۸)

پھر فرماتے ہیں:-

"یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلعم کی پیروی سے حاصل ہوا ہے اگر میں آنحضرت صلعم کی امت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا۔ تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ و مخاطبہ ہرگز نہ پاتا کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو پس اس بناء پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔"

(تجلیات الٰہیہ ص۲۵)

(۳) تیسری برکت

تیسری برکت جو قومی سلسلہ نبوت میں ہمیں نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی تعلیم میں وہ قومی نبی بھی تسلیم کئے گئے ہیں۔ جو حضرت موسےٰ علیہ السلام سے پہلے آ چکے تھے۔ جیسے حضرت آدمؑ۔ حضرت نوحؑ حضرت ابراہیم علیہم السلام حضرت خاتم الانبیاء کی بعثت سے یہ برکت ظہور میں آئی کہ آپ کی تعلیم میں عالمگیر اور ہمہ گیر طور پر ساری دنیا کو اور تمام گروہوں کے ہادی قبول کئے گئے۔ چنانچہ فرمایا ان من امة الا خلا فیھا نذیر یعنی ہر قوم میں خدا تعالےٰ کی طرف سے ڈرانے والے آئے ہیں اور فرمایا لا نفرق بین احد من رسلہ۔ یعنی ہم سب رسولوں کو سچا مانتے ہیں۔ الغرض آپ کی شان خاتمیت کی برکت کے طفیل مذاہب عالم میں وحدت کا بنیادی پتھر رکھا گیا۔ اور یہ ایسا زرین اصل ہے کہ غیروں نے بھی اس کا اعتراف کیا ہے چنانچہ منٹگمری واٹ اپنی کتاب "محمد ایٹ مدینہ" میں لکھتا ہے:-

"جملہ قدیم مذاہب اپنے سوا کسی دوسرے کو سچا نہیں سمجھتے تھے اسلام نے وسیع النظری کی تعلیم دی اور کہا کہ تمام پہلے انبیاء پر ایمان لایا جائے۔"

لنڈن کے مشہور اخبار "ریویو آف ریویوز" نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مضمون مشمولہ کتاب چشمۂ معرفت پر رائے زنی کرتے ہوئے لکھا

"راقم مضمون بہت سی قرآن شریف کی آیات حوالہ میں پیش کرتا ہے جن کی بابت اس کا یہ دعوےٰ ہے کہ یہ آیات تمام مسلمانوں پر فرض عین قرار دیتی ہیں کہ وہ تمام انبیاء علیہم السلام پر ایمان لائیں... درحقیقت یہ ایک بالکل نئی بات معلوم ہوتی ہے کہ وہ مذہب جو آج تک تمام مذہبوں سے زیادہ متعصب اور غیر متحمل خیال کیا گیا تھا اپنے تمام دشمنوں اور مقابل کے لوگوں کے مشن کو خدا کی طرف سے سمجھتا ہے۔"

(ماہ اپریل ۱۹۰۶ء جلد ۷ ص۱۹۲)

اس بین المذاہب وحدت قائم کرنے والے اصل کو صرف اور صرف حضرت خاتم الانبیاء صلعم نے پیش کیا ہے اور کسی نے نہیں اور دنیا کو یہ برکت آپ ہی سے ملی ہے۔

چوتھی برکت

قومی لحاظ سے افضل ترین نبی حضرت موسےٰ علیہ السلام کی ہدایت میں پانچویں برکت یہ نظر آتی ہے کہ آپ کا وجود اس قوم کو مربوط کرنے کا ایک مرکزی نقطہ تھا اور بنی اسرائیل میں آپ کی بعثت کے ذریعہ اس قوم کے مختلف قبائل کو آپ کے گرد جمع ہونے کا موقعہ میسر آ گیا اور یہی بات دیگر قومی نبیوں میں نظر آتی ہے۔ اس کے مقابلہ میں آنحضرت صلعم کا وجود باوجود بلحاظ خاتم النبیین ہونے کے تمام انسانیت کے لئے ایک مرکزی حیثیت رکھتا ہے اور یہ تصور کہ ساری دنیا کو ایک کیا جائے سب سے پہلے آنحضرت صلعم نے یہ کہہ کر انی رسول اللہ الیکم جمیعا پیش فرمایا یعنی میں ساری انسانیت کو اپنا تا ہوں اور خدا تعالےٰ نے مجھے سب قوموں سب زمانوں اور سب نسلوں کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے۔ (باقی)

درخواست دعا

خاکسار عرصہ سے بعارضہ دل و خرابی جگر بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ سے صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار نذیر احمد طالب علم جامعہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

مرحوم محسنوں کو ایصالِ ثواب کی قابلِ قدر مثالیں

(فہرست ۱۹)

ذیل میں ان مخلصین کے اسم گرامی پیش کئے جاتے ہیں۔ جنہوں نے اپنے مرحوم بزرگوں کو ثواب پہنچانے کی غرض سے تعمیر مساجد ممالک بیرون میں کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ تحریک جدید کو ادا فرما دیا ہے۔ دیگر مخیر احباب بھی اپنے مرحوم محسنوں کی احسان شناسی کے طور پر ان کی طرف سے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ چندہ کی تحریک میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔

۱۲۰ - مکرم مہر الدین صاحب سیمنٹ بلڈنگ لاہور۔ منجانب والدہ مرحومہ کرم بی بی صاحبہ روپے ۱۵۰ — ۰

۱۲۱ - محترمہ رشیدہ بی بی صاحبہ بنت چوہدری فتح محمد صاحب چک ۹۶/۱۲-L منٹگمری منجانب شوہر مرحوم چوہدری ایوب علی صاحب۔ ۱۵۰ — ۰

۱۲۲ - مکرم مستری سردار محمد صاحب بھوئی منجانب اہلیہ مرحومہ اللہ رکھی صاحبہ ۱۵۰ — ۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

اعلان برائے کوالیفائڈ ڈسپنسر

سفر:۔ درخواست دہندہ کو شادی شدہ ہونے کی صورت میں بیوی سمیت کراچی سے عدن اور واپسی کے لئے بحری سفر کی سہولت ہر تین سال کے بعد مہیا کی جائے گی۔ بچوں کو یہ سہولت حاصل نہیں ہوگی۔

عرصہ:۔ تین سال۔

مکان:۔ مفت مکان بغیر سامان آرائش کے مہیا کیا جائے گا۔ جس کے لئے آٹھ فیصد کٹوتی کی جائے گی۔ پانی اور بجلی کے اخراجات ملازم خود برداشت کرے گا۔

رخصت:۔ ہر بارہ ماہ میں تین ہفتے کی رخصت مل سکے گی۔

علاج معالجہ:۔ بلا معاوضہ طبی امداد مہیا کی جائے گی۔ مگر اس میں اپریشن کے اخراجات شامل نہیں ہوں گے۔

ملازم کو فارمیسی میں ۷ بجے صبح سے ۱۲ بجے دوپہر اور پھر اڑھائی بجے سے ساڑھے چار بجے شام تک کام کرنا ہوگا۔

ساڑھے چار بجے کے بعد ملازم ذمہ دار ہوگا کہ وہ تمام ڈاکٹروں کے پاس ان کے شفاخانوں میں ان ادویات کے لٹریچر اور نمونوں سمیت جائے جن کی فرم نمائندگی کرتی ہے۔ یہاں وقت کا انحصار اس امر پر ہوگا کہ وہ کتنا عرصہ ڈاکٹروں کے پاس ٹھہرتا ہے۔ اس پر لازم ہوگا کہ وہ ایک ہفتہ وار رپورٹ بھیجے اور ایک مفصل ماہانہ رپورٹ فرم کو بھیجنا بھی اس کی ذمہ داری ہوگی۔ جو کہ افسران کو ارسال کی جائے گی۔ اس کام کے لئے ۲۰۰/- شلنگ ماہانہ الاؤنس ادا کیا جائے گا۔ اس کام کی تکمیل کیلئے فارمیسی کے اخراجات پر موٹر کار یا سکوٹر مہیا کیا جائے گا۔ اتوار کو چھٹی ہوگی۔

درخواست دہندہ کے لئے انگریزی پر عبور حاصل ہونا ضروری ہے۔ جملہ درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں۔ (وکیل التبشیر۔ ربوہ)

ٹریننگ کمرشل گروپ سٹوڈنٹس

والٹن ٹریننگ سکول۔ این ڈبلیو آر۔ لاہور کینٹ۔ اسامیاں ۷۵۔ عرصہ ٹریننگ پانچ ماہ از ۲/۳۰/۶۱۔ دوران ٹریننگ وظیفہ ۵۰/- روپے۔ بطور کمرشل کلرک تقرری پر تنخواہ ۶۰-۴-۱۰۰-۵-۱۲۰ کے سکیل میں ۶۸/- الاؤنس ہر قسم علاوہ۔ قبائلی و آزاد کشمیر کے امیدواران کے لئے خاص رعایات۔ شرائط پاکستانی میٹرک سیکنڈ ڈویژن عمر ۱/۲/۶۱ کو ۱۸ تا ۲۴۔ درخواستیں ۱/۳۰/۶۱ تک بنام نزدیک ترین ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ مجوزہ فارم قیمتاً ایک روپیہ ہر بڑے اسٹیشن پر مل سکتا ہے (پ رٹ ۱۴/۱/۶۱)

(ناظر تعلیم۔ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

حج بیت اللہ

کچھ عرصہ سے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے پروگرام میں یہ چیز بھی شامل ہے کہ ہر سال خدام الاحمدیہ کا ایک نمائندہ حج کے لئے جائے۔ گذشتہ سال افسوس ہے کہ تحریک حج میں خاطر خواہ چندہ نہ ہونے کے باعث ہمارا نمائندہ نہ جا سکا۔ اس سال ارادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے تو ہمارا نمائندہ ضرور حج کو جائے۔ اس لئے جملہ مجالس کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ اس اہم اسلامی عبادت کے ثواب میں شریک ہوں۔ اور تحریک حج کے فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ اس تحریک کے ممبران کو سال میں صرف ایک روپیہ چندہ دینا ہوتا ہے۔ امید ہے کہ قائدین اپنے ہاں اس تحریک کو عام فرمائیں گے اور خدام اس میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ انسپکٹران خدام الاحمدیہ کو بھی فراہمی فنڈ کے لئے توجہ دلا دی گئی ہے۔

۲۔ مجلس مرکزیہ کی یہ خواہش ہے کہ اس سال سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کوئی صحابی خدام کے نمائندہ کے طور پر حج کے لئے تشریف لے جائیں۔ اس لئے حضور کے صحابہ میں سے جو بزرگ اس کے لئے تیار ہوں وہ فوری طور پر اطلاع دیں۔ چونکہ حکومت کی طرف سے حج پر جانے والوں کا انتخاب بذریعہ قرعہ ہوتا ہے۔ اس لئے ایک سے زیادہ درخواستیں بھجوائی جائیں گی۔ جس دوست کا انتخاب کیا گیا ان کی خدمت میں انشاء اللہ تعالیٰ بحری جہاز کا نصف کرایہ خدام الاحمدیہ کی طرف سے پیش کیا جائے گا۔

(مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مسجد نور ربوہ میں خدام الاحمدیہ کا تربیتی جلسہ

مورخہ ۱۶/۱/۶۱ بروز سوموار بعد نماز مغرب مسجد نور میں مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے زیر اہتمام حلقہ فضل عمر ہوسٹل بورڈنگ ہائی سکول ہوسٹل جامعہ احمدیہ نمبر ۲۔ دار البرکات اور حلقہ باب الابواب کی مجالس کا مشترکہ تربیتی اجلاس ہوا۔ صدارت کے فرائض محترم مہتمم صاحب مقامی جناب رفیق احمد صاحب ثاقب نے ادا کئے۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد محترم سید جواد علی شاہ صاحب مبلغ امریکہ نے "امریکہ میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ جس میں انہوں نے بتایا کہ امریکیوں نے مادی ترقی کے لئے بے حد قربانیاں اور مسلسل جدوجہد کی ہے۔ جس کے نتیجہ میں آج وہ دنیا کی ترقی یافتہ قوموں کی صف اول میں شامل ہیں۔ ہماری جماعت چونکہ روحانی جماعت ہے اس لئے ہمارے نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ امریکیوں سے بھی بڑھ کر روحانی ترقی اور اسلام کو دیگر ادیان پر غالب کرنے کے لئے قربانیاں کرتے چلے جائیں۔ اور ایثار کا اعلیٰ نمونہ پیش کریں۔ کیونکہ ہم نے کسی مادی طاقت سے نہیں بلکہ اعلیٰ نمونے اور بلند اخلاق کے ذریعہ دنیا کے قلوب کو فتح کرنا ہے۔ پس ہمیں اس عظیم مقصد کو سامنے رکھ کر قربانیوں کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

اس کے بعد مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب نے "احمدی نوجوانوں کے لئے راہ عمل" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور نوجوانوں کو اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

اس کے بعد شیخ عبد الخالق صاحب نائب مہتمم مقامی نے خدام سے خطاب کرتے ہوئے ان کو توجہ دلائی کہ وہ مجلس خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل پر عمل کر کے مجلس کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں اور اپنے اندر دینی روح پیدا کریں۔ نماز با جماعت کی پابندی کریں۔ آخر میں صاحب صدر نے اپنے مختصر سے خطاب میں خدام کو قرآن مجید کے مطالعہ کی طرف توجہ دلائی۔ اور مزید فرمایا کہ آپ غور و فکر کی عادت پیدا کریں۔ اور سوچیں کہ ہم اپنی ذمہ واریوں سے کس طرح عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔ اس کے بعد زعماء نے اپنی اپنی مجلس کی رپورٹیں پیش کیں۔ اور دعا کے بعد یہ اجلاس برخاست ہوا۔

(نامہ نگار)

مسجد مبارک کے لئے صفوں کی ضرورت

جلسہ سالانہ سے قبل مسجد مبارک ربوہ کے لئے بیٹھ کی صفوں کی ضرورت تھی۔ جو قرض لے کر تیار کروائی گئی ہیں۔ اس پر چار صد روپیہ کا خرچ آیا ہے۔

مخلص احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس کار خیر میں حصہ لیں۔ اور مسجد مبارک کی ضروریات کے لئے جلد رقوم بھجوائیں تا قرض کی رقم کو اتارا جا سکے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظر تعلیم)

پاکستان اور چین میں سرحدی بات چیت کے امکان سے بھارت کو پریشانی

امریکہ اور بھارت ایک دوسرے کے اور قریب آجائیں گے" (بھارتی وزیراعظم)

نئی دہلی ۱۹ر جنوری پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا ہے کہ چین کی حکومت نے پاکستان کے ساتھ سرحد کی حد بندی کے سوال پر بات چیت شروع کرنے کی جو کوشش کی ہے۔ اس سے بھارت کو قدرے پریشانی ہوئی ہے۔

بھارتی وزیراعظم نے کل نئی دہلی میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت پاکستان کو قراقرم کے مغرب کی طرف دکشمیر کی سرحد کے بارے میں مکمل معلومات حاصل نہیں اور اس علاقہ کے متعلق ان کی معلومات بہت محدود ہیں۔

پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے حال ہی میں ایک بیان میں بتایا تھا کہ کمیونسٹ چین کی حکومت نے پاکستان کے ساتھ سرحدوں کی حد بندی کے معاملہ پر بات چیت کی تجویز اصولاً تسلیم کر لی ہے۔ اس بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ میں نے مسٹر منظور قادر کا مختصر سا بیان اخبارات میں پڑھا تھا۔ لیکن مجھے پاکستان کے وزیر خارجہ کے بیان کی مفصل رپورٹ کے مطالعہ کا موقع نہیں ملا۔ بھارتی وزیر اعظم نے کہا کہ مجھے اس رپورٹ کے متعلق اس کے سوا اور کچھ نہیں کہنا کہ یہ صورت حال ایک غلط مفروضہ کا نتیجہ ہے۔

مسٹر نہرو نے کہا کہ رنگون میں بھارتی حکام کے ساتھ بات چیت کے دوران چینی حکام نے سرحدی مسئلہ کے اس پہلو پر بات چیت میں کوئی دلچسپی ظاہر نہیں کی تھی .... بھارتی وزیر اعظم نے کہا کہ حکومت پاکستان نے سرحد کے سوال پر چینی حکام کے ساتھ ہماری بات چیت پر اعتراض کیا تھا۔ پاکستان کا یہ اقدام غلط تھا اور ہمارے لئے پاکستان کا یہ اعتراض تعجب کا باعث تھا۔ مسٹر نہرو نے کہا کہ مستقبل قریب میں چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی کے ساتھ میری ملاقات کا کوئی امکان نہیں۔

عالمی بنک کے وفد کی مصروفیات

کراچی ۱۹ر جنوری مسٹر لڈ لارسین کی زیر قیادت عالمی بنک کے وفد نے کل صبح منصوبہ بندی کمیشن کے نمائندوں اور دوسرے سرکاری افسروں کے ساتھ اپنی بات چیت جاری رکھی بات چیت خوراک و زراعت صنعت، ٹرانسپورٹ مواصلات اور پانی و بجلی سے متعلق چار مختلف گروہوں میں کی جا رہی ہے

ترکیہ کو امریکہ سے چار کروڑ ۹۳ لاکھ ڈالر کی مزید دفاعی امداد ملیگی

واشنگٹن۔ امریکہ نے ایک سمجھوتے کا اعلان کیا ہے جس کے مطابق ترکی کو باہمی سلامتی کے پروگرام کے تحت دفاعی امداد کے لئے مزید چار کروڑ ۹۳ لاکھ ڈالر کی رقم مہیا کی جائیگی

اس نئی گرانٹ کا اعلان واشنگٹن اور انقرہ دونوں مقامات سے کیا گیا ہے۔ اس کے ذریعہ کل رقم نو کروڑ ڈالر تک پہنچ جائیگی جو امریکہ نے بین الاقوامی ادارہ تعاون (آئی سی اے) کے ذریعہ موجودہ مالی سال کی دفاعی رقوم میں سے ترکی کو اس کے دفاعی انتظامات برقرار رکھنے کے لئے دئے ہیں اس موقع پر جو فنڈ فراہم کئے گئے ہیں وہ ترکی کے امپورٹ لائسنسوں میں سرمایہ لگانے کے لئے خرچ کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ اس ملک کو اس کے استحکام کے پروگرام پر عمل کرنے میں مدد دی جائے گی۔

ترکیہ بین الاقوامی مالی فنڈ سے ۳ کروڑ ۷۵ لاکھ ڈالر اور او۔ ای۔ سی سے ۵ کروڑ ڈالر بھی وصول کر رہا ہے۔ ان فنڈوں کو ۱۹۶۱ء کے دوران ترکی کی ادائیگیوں کے توازن کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے استعمال کیا جائے گا۔

امریکہ کی دفاعی امداد ۱۲ کروڑ ۹۰ لاکھ ڈالر کے اس قرضہ کے علاوہ ہے جو اس ملک نے ترقیاتی قرضہ فنڈ کے ذریعہ ترکی میں فریگل مٹیل مل پراجیکٹ کے لئے مانگا ہے۔ ترقیاتی قرضہ فنڈ نے حال ہی میں ایک بھاری کیمیکل پلانٹ کے لئے ۲۸ لاکھ ڈالر کا قرضہ دیا ہے۔ علاوہ ازیں امریکہ ترکیہ کو تکنیکی امداد بھی فراہم کر رہا ہے جس کی مالیت اس مالی سال کے دوران ۳۴ لاکھ ڈالر ہے۔ امریکہ اور ترکی نے ۱۱ جنوری کو ایک سمجھوتہ پر دستخط کئے تھے۔ جس کے تحت ترکی امریکہ سے دو لاکھ ٹن امریکی گندم وصول کرے گا۔

ملاوٹ کرنیوالوں کے خلاف مارشل لاء کے تحت کاروائی کرنے کی تجویز

لاہور ۱۹ر جنوری صوبائی انفورسمنٹ سٹاف نے صوبائی حکومت اور مارشل لاء حکام کے روبرو یہ تجویز پیش کی ہے کہ انفورسمنٹ کے عملہ کو اشیائے خوردنی میں ملاوٹ کرنے والے عناصر کے خلاف مارشل لاء کے تحت کاروائی کرنے کی اجازت دی جائے۔

انفورسمنٹ سٹاف کے حکام نے صوبائی حکومت کے روبرو یہ تجویز ایک درخواست کی صورت میں پیش کی ہے۔ متعلقہ حکام کے بیان کے مطابق اس تجویز کا محرک یہ ہے کہ کچھ عرصہ سے صوبہ میں اشیائے خوردنی میں ملاوٹ کا رجحان بہت بڑھ گیا ہے۔

صوبائی حکومت نے گیارہ مئی ۱۹۶۰ء کو انفورسمنٹ سٹاف کے نام سے ایک علیحدہ عملہ مقرر کیا تھا۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ اشیائے خوردنی میں ملاوٹ، چور بازاری اور ذخیرہ اندوزی کے سدباب کے لئے مؤثر اقدامات کئے جائیں۔ اس سلسلہ میں حکومت نے اس عملہ کو ملاوٹ کرنے والوں اور دوسرے سماج دشمن عناصر کے خلاف مارشل لاء کے تحت کاروائی کرنے کی اجازت دے دی تھی تاہم بعد ازاں حکومت نے مارشل لاء کے استعمال کے متعلق اپنی پالیسی میں تبدیلی کر لی اور ہدایت کی تھی کہ عام جرائم میں ملزموں کے خلاف سول قانون کے تحت کاروائی کی جائے۔ لیکن اب محسوس کیا جا رہا ہے کہ پیور فوڈ ایکٹ کے تحت سماج دشمن عناصر کو زیادہ سزائیں نہیں ملتیں۔ اس بناء پر اشیائے خوردنی میں ملاوٹ کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ چنانچہ اس صورت حال کے پیش نظر انفورسمنٹ سٹاف کے متعلقہ حکام نے سماج دشمن عناصر کے خلاف مؤثر کاروائی کرنے اور انہیں عبرتناک سزائیں دلوانے کے لئے حکومت اور مارشل لاء حکام سے مارشل لاء کے استعمال کی اجازت طلب کی ہے۔

سوڈانی اخبار کی اشاعت پر پابندی

خرطوم ۱۹ر جنوری۔ سوڈان کے وزیر داخلہ نے خرطوم کے ایک غیر جانب دار اخبار "الایام" کی اشاعت ممنوع قرار دے دی ہے وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ اخبار کے مالک اور ایڈیٹر نے ایک ایسا مضمون شائع کیا تھا جس میں غیر ملکی مدبروں کی توہین کی گئی تھی۔

ناگاؤں نے چار بھارتی فوجی ہلاک کر دئے

شیلانگ ۱۹ جنوری ناگا قوم پرستوں نے ۱۲ر جنوری کو جنوبی تو ین سانگ کے ضلع میں سات افراد کو ہلاک کر دیا ان میں سے چار بھارت کے فوجی تھے اور تین قلی۔ تین بھارتی فوجی زخمی بھی ہوئے۔

مویشی پال سکیم کے تحت اراضی کی الاٹمنٹ

منٹگمری ۔ ڈاک سے تحصیل پاکپتن شریف کے موضع ۳۔ ڈی کی ۵۱۳ ایکڑ غیر مزروعہ اراضی کو مویشی پال سکیم کے تحت الاٹ کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ یہ اراضی کاشتکاروں کو دی جائے گی۔ جو وہاں اپنی لاگت سے ٹیوب ویل لگائیں گے اور فی مربع ایک گائے یا بھینس اور پانچ بھیڑ بکریاں پالیں گے۔ اس اراضی کے لئے درخواستیں سولہ فروری تک ڈپٹی کمشنر منٹگمری کے دفتر میں دی جائیں گی۔

دعائے مغفرت

میرے خسر مکرم چوہدری شوق محمد صاحب احمدی سابقہ سکونت موضع ونجوال تحصیل بٹالہ حال مہاجر موضع نظام پورہ ضلع شیخوپورہ بعمر ۸۵ سال مختصر سی علالت کے بعد مورخہ ۳۱ر بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پیدائشی احمدی نہایت نیک سادہ مزاج پابند صوم وصلوٰۃ تھے۔ اپنے گاؤں میں صرف ان کا ہی گھر احمدی تھا۔ ان کی نیکی اور ہر دلعزیزی اپنے گاؤں میں اس قدر تھی کہ اردگرد کے احمدی احباب نے آکر جنازہ پڑھا۔ نیز گاؤں کے غیر احمدی احباب نے بھی اپنے اماموں کی اقتداء میں کثیر تعداد میں نماز جنازہ ادا کی۔ احباب جماعت مرحوم کے لئے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے درجات بلند فرمادے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرما دے آمین ثم آمین۔

مرحوم نے پانچ لڑکے۔ پانچ لڑکیاں پندرہ پوتے پوتیاں اور دو نواسے نواسیاں اور ایک بیوہ اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

(خاکسار محمد حسین کریانہ مرچنٹ گولبازار ربوہ)

ربوہ میں تیرے آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا پہلا روز

(بقیہ صفحہ اول)

اس لحاظ سے صحیح معنوں میں اس کا استحقاق بھی رکھتا ہو۔ لہذا اس ٹورنامنٹ کے تعلق میں ہمیشہ کے لئے یہ روایت قائم کی جاتی ہے کہ ہر سال ٹورنامنٹ کا افتتاح اس ٹیم کا کیپٹن کیا کرے جو گذشتہ سال ٹرافی جیت کر چیمپیئن قرار پائی ہو چنانچہ میں گذشتہ سال کے چیمپیئن برادرز کلب کے کیپٹن سے کہتا ہوں کہ وہ اسٹیج پر تشریف لاکر ٹورنامنٹ کا افتتاح فرمائیں

محترم پرنسپل صاحب کے اس اعلان پر جملہ کھلاڑیوں کی طرف سے جو کورٹ کے گرد اپنی اپنی وردیوں میں ملبوس ایک خاص ترتیب سے کھڑے ہوئے تھے جند کا نعرہ بلند ہوا اور اس طرح سب نے ہی دلی بشاشت اور جذبہ وجوش کے ساتھ اس نئی مستحسن اور مبارک روایت کا خیر مقدم کیا۔

برادرز کلب کے کیپٹن مسٹر صلاح الدین کے اسٹیج پر تشریف لاکر محترم پرنسپل صاحب کے ساتھ صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو نذیر احمد صاحب ملتانی نے کی بعد ازاں مسٹر صلاح الدین نے کھلاڑیوں کے مارچ پاسٹ کی سلامی لی۔ ازاں بعد تعلیم الاسلام کالج باسکٹ بال کلب کے سیکرٹری مکرم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب ایم۔ ایس سی نے تمام ٹیموں کا مسٹر صلاح الدین سے تعارف کرایا۔

بعدہ مکرم نصیر احمد خان صاحب نے استقبالی ایڈریس پڑھتے ہوئے تمام مہمان ٹیموں کو خوش آمدید کہا اور ربوہ میں باسکٹ بال کے کھیل کی ہر دلعزیزی اور نوجوانوں کی اسمیں روز افزوں دلچسپی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس کی بڑی وجہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کی ذاتی دلچسپی اور سرپرستی ہے۔ نیز کہا کہ محترم سید میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ اور محترم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول نے جس خلوص اور تعاون کا مظاہرہ کیا ہے وہ بے نظیر ہے۔ آخر میں آپ نے مہمان ٹیموں کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتے ہوئے ان سے درخواست کی کہ اگر وہ انتظامات کے سلسلے میں کوئی تکلیف محسوس کریں تو اس خیال سے ہمیں معاف فرمادیں۔ کہ یہ ایک جنگل کے بسنے والے مخلص لیکن کم مایہ اور بے سروسامان لوگ ہیں۔ جن کی روح تو خدمت کرنا چاہتی ہے لیکن جسم کمزور ہیں۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے پُر درد لہجے میں فرمایا آپ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ بستی ایک جوگی نے آباد کی ہے افسوس کہ وہ بیمار ہے۔ (اللہ اسے شفا دے) ورنہ آپ کو ایسی پیاری پیاری باتیں سنتا تاکہ آپ کی سب کوفت دور ہو جاتی۔ ہم سب اسی کی زلفوں کے اسیر یہاں بیٹھے ہیں۔ آپ شاید ہمیں بلند قامت سمجھتے ہوں گے کاش آپ اسے دیکھ سکتے آپ کو فوراً احساس ہوتا کہ اس بلند قامتی کے باوجود ہم سب بونے ہیں اور سرو قد صرف وہی ہے۔

استقبالی ایڈریس کے بعد مسٹر صلاح الدین نے اس عزت افزائی پر محترم پرنسپل صاحب اور ٹی آئی کلب کا شکریہ ادا کیا اور پہلے میچ کی ہر دو ٹیموں ریلوے اور سی ٹی آئی کو اپنے ہاتھ سے گیند دیکر رسمی طور پر ٹورنامنٹ کا افتتاح فرمایا۔

افتتاحی تقریب کے بعد کھانے اور نمازوں کے وقفے کے سوا شام تک ۱۶ میچ کھیلے گئے جن کی تفصیل یہ ہے:۔

کلب سیکشن:۔

۱۔ ریلوے ۴۸ بالمقابل سی ٹی آئی ۴۴
۲۔ برادرز ۳۳ بالمقابل تعلیم الاسلام کلب ۲۰
۳۔ پولیس ۷۱ بالمقابل لمبے سپورٹس ۴۴
۴۔ ایگریکلچر کالج لائلپور ۴۰ بالمقابل وائی ایم سی اے ۳۴
۵۔ ریلوے ۵۱ بالمقابل ٹی آئی کلب ۳۱
۶۔ سی ٹی آئی ۶۵ بالمقابل برادرز ۴۸

کالج سیکشن:۔

۱۔ دیال سنگھ کالج لاہور ۴۵ بالمقابل گورنمنٹ کالج لاہور ۳۵
۲۔ گورنمنٹ کالج سرگودھا ۳۵ بالمقابل ٹی آئی کلب ۱۸
۳۔ اسلامیہ کالج لاہور ۳۳ بالمقابل ایگریکلچر کالج ۳۱
۴۔ دیال سنگھ کالج لاہور ۴۳ بالمقابل ٹی آئی کلب (بی) ۲۹
۵۔ گورنمنٹ کالج لائلپور ۴۵ بالمقابل گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ ۱۸
۶۔ اسلامیہ کالج لاہور ۳۷ بالمقابل گورنمنٹ کالج سرگودھا ۲۴
۷۔ گورنمنٹ کالج لاہور ۲۶ بالمقابل گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ ۱۴
۸۔ ایف سی کالج لاہور ۴۳ بالمقابل ایگریکلچر کالج ۲۵

سکول سیکشن:۔

۱۔ سی ٹی آئی سیالکوٹ ۷۲ بالمقابل ٹی آئی سکول ۲۴
۲۔ پی اے ایف پبلک سکول سرگودھا ۳۸ بالمقابل جامعہ احمدیہ ۹

امریکہ پر روس کا الزام

ماسکو ۲۰ رجنوری۔ روس نے امریکہ پر الزام لگایا ہے کہ امریکی تباہ کن جہاز روسی بحری جہازوں کو پریشان کر رہا ہے۔ روسی خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق کل بحیرہ اسود میں امریکی تباہ کن جہاز نے ایک گھنٹے تک ایک روسی جہاز کے گرد چکر لگائے۔ اس تباہ کن جہاز میں توپیں لگی ہوئی تھیں۔

لبنان سے اسرائیل جانے کی ممانعت

تل عفیفہ ۲۰ رجنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت لبنان کے حکم کے تحت لبنان اور اسرائیل کی سرحد پر ہر قسم کی آمدورفت کی ممانعت کر دی گئی ہے۔ اس سے پہلے سفارتی نمائندوں اور اقوام متحدہ کے افسروں کو سرحد پار کرنے کی اجازت دیدی جاتی تھی۔ لیکن اب انہیں بھی سرحد پار کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ آئندہ لبنان سے اسرائیل جانے والے سفارتی نمائندوں اور اقوام متحدہ کے عملہ کو قبرص کے راستے اسرائیل جانا پڑے گا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴